الحمد للہ رب العلمین والصلاۃ والسلام علی سید المرسلین

(کنز المدرس بورڈ کے عین نصاب کے مطابق)

موطا امام محمد کے مقدمہ سے ماخوذ

فائدہ نمبر ۱ اور ۲ کے نوٹس

جامعۃ المدینہ: اپر مال روڈ (لاہور)

مدرس: استاذ محترم مولانا نعمان عطاری مدنی

::: فائدہ اولیٰ :::

نوٹ :۔ فائدہ اولیٰ میں کل (۴) ابحاث ہیں۔

::: بحث اول :::

تدوین حدیث کے (۴) طبقات :

طبقہ اول : (نبی پاک ﷺ اور صحابہ کرام علیہم الرضوان کے دور میں تدوین حدیث)

نبی پاک ﷺ اور صحابہ کرام علیہم الرضوان کے دور میں بصورتِ کتاب احادیث کو لکھنے کا سلسلہ دووجہوں سے شروع نہ ہوا۔

(۱) نبی پاک ﷺ نے احادیث کو لکھنے سے منع فرمایا تاکہ قرآن سے التباس نہ ہو۔

(۲) صحابہ کرام علیہم السلام قوی الحافظہ اور کامل ضبط افراد تھے اس لیے انہیں لکھنے کی حاجت نہ تھی۔

طبقہ اول سے متعلق :

امام سیوطی تنویر الحوالک میں فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے احادیث کو کتابی صورت میں لکھنے کا ارادہ کیا تو آپ نے استخارہ کیا اور ایک ماہ تک شک کی حالت میں ٹھہرے رہے پھر ایک دن صحابہ کرام علیہم الرضوان سے خطاب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ اہل کتاب نے کتاب اللہ کیساتھ ایک کتاب کا اضافہ کیا تو اسی پر متوجہ ہو گئے اور کتاب اللہ کو ترک کر دیا لہذا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے احادیث کو کتابی صورت میں لکھنے کا ارادہ ترک کر دیا۔

طبقہ دوم : (زمانہ تابعین میں تدوین حدیث)

زمانہ تابعین کے آخر میں احادیث کو کتابی صورت میں لکھنے کا سلسلہ شروع ہوا۔ اور باب کو الگ الگ لکھنے کا سلسلہ شروع ہوا۔

طبقہ دوم سے متعلق :

حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے ابوبکر حزمی کو حکم فرمایا کہ وہ احادیث کو جمع کریں کیونکہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے ڈر ہے کہ کہیں احادیث ضائع نہ ہو جائے تو ابوبکر حزمی نے احادیث کو کتابی صورت میں جمع کیا۔

طبقہ سوم: (زمانہ تبع تابعین) میں تدوین حدیث

تبع تابعین کے زمانہ میں بھی احادیث کو کتابی صورت میں لکھنے کا سلسلہ شروع رہا اور یوں ۲ ھ کے نصف میں علماء مثلاً حضرت امام مالک رحمہ اللہ اور دیگر علماء نے کتب احادیث کو لکھا۔

طبقہ چہارم: (طبقہ سوم کے بعد تدوین حدیث)

طبقہ سوم کے بعد جہاں دیگر علماء نے احادیث کو لکھا وہی امام بخاری نے صحیح بخاری کی تصنیف فرمائی۔

وجہ تصنیف صحیح بخاری:

جب امام بخاری نے دیکھا کے کتب احادیث مثلاً امام احمد میں صحیح احادیث کے ساتھ ساتھ حسن اور کثیر ضعیف احادیث بھی ہیں نیز احادیث مسندہ کے ساتھ موقوف و منقطع بھی ہیں تو امام بخاری نے ارادہ کیا کہ ایک کتاب میں فقط احادیث صحیحہ مرفوعہ کو شامل کیا جائے تو یوں انہوں نے صحیح بخاری کی تصنیف فرمائی۔

::: بحث دوم :::

دور صحابہ میں تدوین حدیث نہ ہونے سے مراد یہ ہے کہ کتابی صورت میں مدوّن نہ ہوئی تھی ایسا نہیں کہ مشروع ہی نہ تھی البتہ مطلقاً احادیث لکھنا تو دور صحابہ میں بھی رائج تھا اور اس کے جواز پر اجماع منعقد ہوا۔

::: بحث سوم :::

(کتب احادیث کو تصنیف کرنے کی اغراض)

محدثین کا کتب حدیث کو لکھنے کی مختلف اغراض ہیں جن میں سے سات درج ذیل ہیں۔

(۱) محدثین داؤد طیالسی وغیرہ نے بغیر ترتیب کے احادیث کو کتابی صورت میں لکھا جس سے مقصود فقط یہ تھا کہ الفاظ حدیث کی حفاظت ہو اور حکم کا استنباط ہو۔

(۲) بعض محدثین جیسے امام مسند احمد بن حنبل وغیرہ نے مروی عنہ کی ترتیب کے مطابق احادیث لکھی جیسے مسندِ ابوبکر صدیق میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی احادیث کو لکھا یوں ایک کے بعد ایک صحابی کی ترتیب پر احادیث کو لکھا۔

(۳) محدثین عبیداللہ بن مسلم وغیرہ نے صرف ان احادیث کو ذکر کیا جو لغوی اور مشکل معانی سے متعلق تھی اسطرح لکھنے کا مقصد محض لفظ کی وضاحت کرنا تھا۔

(۴) بعض محدثین جیسے احمد بن خطابی وغیرہ آئمہ نے احادیث کو یوں لکھا کہ احادیث کے ساتھ ساتھ فقہاء کی آراء کو بھی شامل کیا۔

(۵) بعض محدثین جیسے ابوعبیداللہ بن ھروی وغیرہ نے مکمل متنِ حدیث کو لکھے بغیر فقط غریب الفاظ کو ذکر کیا۔

(۶) بعض محدثین جیسے امام لغوی نے مصابیح السنۃ میں ترغیب وترہیب اور احکام سے متعلق احادیث کو جمع کرنے کا قصد کیا بغیر سند کو ذکر کیے۔

(۷) بعض محدثین جیسے امام مالک وغیرہ نے احادیث کو ابواب بندی کی صورت میں لکھا مثلاً کتاب الصلوۃ میں نماز کے متعلق حدیث لکھی۔

:۔ مذکورہ آخری غرض کے سھل ہونے کی (۲) وجہیں ہیں۔

(۱) کیونکہ اس طریقہ پر لکھی گئی کتاب میں انسان راوی کی معرفت کے بغیر ہی حدیث کو حاصل کرلے گا جبکہ مسند طریقے پر لکھی گئی کتاب میں جب تک راوی کی معرفت نہ ہوگی مطلوبہ حدیث کو حاصل نہیں کیا جاسکتا۔

(۲) مذکورہ طریقے پر لکھی گئی کتاب میں اگر حدیث کتاب الصلوٰۃ میں آئے گی تو ناظر کو معلوم ہوجائے گا کہ یہ حدیث نماز کے فلاں حکم کے متعلق حدیث ہے اور اس طرح گہرے غور وفکر کی ضرورت نہ ہوگی۔

:::بحث چہارم:::

کتب حدیث کے اولین مدوّنین کے بارے میں علماء کے اقوال ہیں۔

(دور تابعین کے اول مدوّنین)

(۱) **امام ابن حجر عسقلانی** علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ دور تابعی میں اول مدوّن ربیع بن صبیح ،سعید بن ابوعروبہ اور دیگر محدثین ہیں۔

(۲) **امام سیوطی** علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ اول مدوّن ابن شہاب زہری ہیں جنہوں نے حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کے حکم سے احادیث کو جمع کیا۔

(دور تبع تابعی کے اول مدوّنین)

طبقہ سوم میں اول مدوّنین میں امام مالک علیہ الرحمہ ہیں جنہوں نے موطا امام مالک میں احادیث مسندہ، موقوفہ، مقطوعہ کو ذکر کیا۔

(ابوطالب مکی کی روایت)

ابوطالب مکی کی روایت کے مطابق حدیث کی تدوّین ۱۲۰ یا ۱۳۰ ھجری میں ہوئی۔

•:۔ ان کے نزدیک اول مدوّن ابن جریج ہیں جن کی کتاب الاثار ہے۔ انکے بعد معمر بن راشد نے احادیث کو ابواب کی ترتیب پر جمع کیا۔

•:۔ پھر امام مالک علیہ الرحمہ نے موطا امام مالک لکھی۔ انکے بعد ابن عیینہ نے کتاب کو تصنیف کیا۔ پھر بعد میں سفیان ثوری نے کتاب کو تصنیف کیا۔

(احادیث مسندہ کی تدوّین)

فقط احادیث مسندہ پر بغیر موقوفہ ومقطوعہ کو ملائے اولین تصنیف ۲ ھ کے آخر میں ہوئی جن کو عبیداللہ بن موسیٰ نے کوفہ میں، مسدد نے بصرہ میں اور اسد بن موسیٰ نے مصر میں تصنیف کیا۔

(احادیث صحیحہ کی اولین کتب)

فقط احادیث صحیحہ پر مشتمل کتاب امام بخاری کی صحیح بخاری ہے موطا امام مالک میں اگرچہ صحیح احادیث ہیں مگر اس میں موقوف ومقطوع احادیث بھی شامل ہیں جبکہ بخاری میں صرف مسند احادیث ہیں۔

:::فائدہ رابعہ:::

سوال نمبر۱۔ امام شافعی علیہ الرحمہ نے موطا کو جبکہ جمہور محدثین نے بخاری کو اصح کہا مذکورہ قول میں تطبیق بیان کریں؟

جواب نمبر۱۔ امام شافعی علیہ الرحمہ کا موطا امام مالک کو اصح کہنا اپنے دور کے اعتبار سے ہے یعنی انہوں نے اپنے زمانے میں اسے اصح اس وجہ سے کہا کہ ان کے دور میں صحیح بخاری کی تصنیف ہی نہ ہوئی تھی اور انہوں نے موطا امام مالک کو جامع سفیان اور دیگر آئمہ کی کتب کے مقابل اصح کہا اور جمہور کا بخاری کو اصح کہنا بخاری کی تصنیف کے بعد ہے لہذا تعارض واقع نہیں ہوتا۔

سوال نمبر۲۔ صحیح حدیث کے کتنے اور کون کون سے مراتب ہیں بیان کریں؟

جواب نمبر۲۔ صحیح حدیث کے سات مراتب ہے جو درج ذیل ہیں:؛

۱) جس حدیث کے ذکر کرنے پر شیخین کا اتفاق ہو۔
۲) جس کو صرف امام بخاری علیہ الرحمہ نے ذکر کیا ہو۔
۳) جس کو صرف امام مسلم علیہ الرحمہ نے ذکر کیا ہو۔
۴) جو شیخین کی بیان کردہ شرط پر ہو۔
۵) جو امام بخاری علیہ الرحمہ کی شرط پر ہو۔
۶) جو امام مسلم علیہ الرحمہ کی شرط پر ہو
۷) پھر وہ احادیثِ صحیحہ جو دیگر آئمہ کی شرط پر صحیح ہو۔

سوال نمبر۳۔ صحیح بخاری کو موطاء پر فضیلت دینا درست نہیں کیونکہ صحت کی شرط میں دونوں مشترک ہیں پھر ترجیع کیوں؟

جواب نمبر۳۔ اگرچہ موطاء میں صحیح حدیث کا اہتمام کیا گیا ہے مگر منقطع ہونا امام مالک علیہ الرحمہ کے نزدیک عیب نہیں جبکہ امام بخاری علیہ الرحمہ کے نزدیک منقطع ہونا عیب ہے یہی وجہ ہے کہ امام مالک علیہ الرحمہ نے اصل موضوع میں معلق و منقطع احادیث ذکر کی جبکہ امام بخاری علیہ الرحم نے اصل موضوع میں معلق و منقطع احادیث ذکر نہیں کی اور متصل ہونا منقطع پر فضیلت رکھتا ہے اس لیے بخاری کو موطا پر فضیلت حاصل ہے بوجہ اتصال کے۔

سوال نمبر۴۔ بعض آئمہ کا صحیح مسلم کو صحیح بخاری پر فضیلت دینے کا جواب ذکر کریں؟

جواب نمبر۴۔ بعض آئمہ کا صحیح مسلم کو صحیح بخاری پر فضیلت دینا اگر تو صحت کے اعتبار سے ہے تو یہ خطا ہے کیونکہ بخاری کی صحت مسلم کی صحت پر غالب ہے اور اگر فضیلت صحت کے علاوہ کسی دوسرے امر کی وجہ سے ہے تو یہ بحث سے خارج ہے۔

مطبوعہ (مکتبہ بشرٰی)

صفحہ ۸ تا ۱۴